فنِّ اسماء الرجال
ائمہ حدیث کا عظیم الشان کارنامہ
سلسلۂ اسناد
فنِّ جرح و تعدیل
رواۃ
حدیث پرکھنے کے اصول
اسنادِ عالی
وضعِ حدیث
ڈاکٹر تقی الدین ندوی مظاہری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اور جو کچھ کہ دے تم کو رسول پس لے لو اس کو اور جو کچھ کہ منع کرے تم کو اس سے پس باز رہو

فنّ اسماء الرّجال

ائمہ حدیث کا عظیم الشّان کارنامہ

(یعنی)

تاریخِ رجال حدیث کی تدوین و تحقیق، کتبِ اسماء الرجال سے استفادہ کا طریقہ، اہم و مشہور کتبِ رجال پر تبصرہ و تعارف

مؤلفہ

مولانا تقی الدین صاحب ندوی مظاہری

پروفیسر حدیث جامعۃ الامارات (العین)

بانی و سرپرست

جامعہ اسلامیہ مظفر پور، قلندر پور، اعظم گڈھ، یوپی

نام کتاب ــــ فن اسماء الرجال، ائمہ حدیث کا عظیم الشان کارنامہ

مؤلف ــــ ڈاکٹر تقی الدین ندوی مظاہری

کتابت و ڈیزائن ــــ نور الہدیٰ مظاہری اکبرپوری

باہتمام ــــ حبیب الرحمن قاسمی استاذ جامعہ ہذا

سن طباعت بار دوم ــــ ۲۰۰۰

تعداد ــــ تین ہزار

ناشر ــــ شعبۂ نشر و اشاعت جامعہ اسلامیہ مظفرپور، اعظم گڑھ

قیمت ــــ پچاس روپے

بلال آرٹ پریس (ایڈورڈ پرنٹرز) مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی ۲

ملنے کے پتے

1. جامعہ اسلامیہ مظفرپور، قلندرپور، اعظم گڑھ، یوپی پن ۲۷۶۳۰۲
2. مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔
3. صدیقی کتاب گھر نزد چھتہ مسجد دارالعلوم دیوبند
4. کتب خانہ عزیزیہ • و بازار جامع مسجد دہلی

بارے میں ابن معین کا یہ قول نقل کیا گیا ہے " انہٗ لیس بشیٔ " اس سے کسی کو دھوکا نہ کھانا چاہیے کہ ابن معین نے اس راوی پر کوئی قوی جرح کر دی ہے، بلکہ ابن معین کی یہ مخصوص اصطلاح ہے، اس سے مراد ان کی یہ ہوتی ہے کہ اس راوی کی حدیثیں قلیل ہیں[1]۔

ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین سے دریافت کیا کہ آپ کسی راوی کے بارے میں فرماتے " فلان لیس بہ بأس " " فلان ضعیف " تو اس کا کیا مطلب ہے، تو ابن معین نے جواب دیا کہ جب میں (لیس بہ بأس) کہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ثقہ ہے اور جب (ضعیف) کہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ثقہ نہیں ہے اور نہ اس کی حدیث لکھنے کے قابل ہے[2]۔

ابن معین جب کسی راوی کے بارے میں " یکتب حدیثہ " فرمائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ راوی ضعفاء کی جماعت میں شامل ہے[3]۔

(۲) امام بخاری کے قول فیہ نظرٌ و فلانٌ سکتوا عنہ کا مطلب

امام بخاری جب کسی راوی کے حق میں " فیہ نظرٌ " و " فلانٌ سکتوا عنہ " امام صاحب کا یہ قول ان لوگوں کے حق میں ہے جن کی حدیثوں کو لوگوں نے ترک کر دیا ہے[4] اسی طرح امام بخاری جب کسی راوی کے حق میں " منکر الحدیث " فرمائیں، تو ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اس راوی سے روایت جائز نہیں[5] اور جب اسی لفظ کو امام احمد وغیرہ کسی راوی کے حق میں فرمائیں تو اس سے لازم نہیں آتا کہ وہ راوی ناقابل استدلال ہے بلکہ اس کا اطلاق اس حدیث غریب پر کرتے ہیں جس کا کوئی متابع نہ ہو[6]۔

(۳) روی المناکیر و منکر الحدیث میں فرق

روی المناکیر، یروی المناکیر، و فی حدیثہ نکارۃ کے درمیان اور

---

[1] مقدمہ فتح الباری، ج ۲ ص ۱۴۲ [2] فتح المغیث ص ۱۵۹ [3] میزان الاعتدال، ج ۱ ص ۳۳
[4] شرح الفیۃ الحدیث للعراقی ص ۱۱ ج ۲ [5] میزان الاعتدال طبع جدید ج ۱ ص ۲۱۲

منکر الحدیث کے درمیان فرق ہے، پہلے تینوں الفاظ میں سے اگر کوئی لفظ کسی راوی کے لئے استعمال کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پر قابلِ لحاظ جرح کردی گئی اور "منکر الحدیث" اگر کسی راوی کو کہا گیا ہے تو اس سے اس پر قابلِ لحاظ جرح شمار نہ ہوگی [۱]

اسی طرح علماء متقدمین اور متاخرین کے درمیان 'ھٰذا حدیث منکر' کہنے میں فرق ہے، متقدمین اس سے راوی کا متفرد ہونا مراد لیتے تھے، اگرچہ راوی ثقہ ہو، اور متاخرین اس کا اطلاق اس روایت پر کرتے ہیں جب ضعیف راوی ثقات کی مخالفت کرے [۲]

(۴) علامہ ذہبیؒ کی اصطلاحات "میزان الاعتدال" میں حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ جس راوی کے بارے میں 'میں کہوں (مجہول) اور اس قول کی نسبت کسی کی طرف نہ کروں تو جان لینا چاہیے کہ وہ ابو حاتم کا قول ہے [۳]

اور اگر میں کسی راوی کے حق میں "فیہ جھالۃ، او نکرۃ، یجھل، لا یعرف" یا اسی طرح کے الفاظ استعمال کروں اور قائل کو نہ لکھوں تو یہ خود میرا اپنا قول ہوتا ہے جس طرح ثقۃٌ، صدوقٌ، صالحٌ، لیّنٌ، وغیرہ الفاظ کسی کی طرف منسوب نہ ہوں تو وہ میرا قول ہے، اور میرا ہی اجتہاد ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب میزان میں تمام غیر معروف رواۃ کا استیعاب نہیں کیا ہے بلکہ اس طرح کے بہت سے حضرات کا ذکر کیا ہے، لیکن ابو حاتم جن رواۃ کے حق میں مجہول کہتے ہیں' ان کا استیعاب ہے [۴]

(۵) ابو حاتم کے مجہول کہنے کا مطلب ابو حاتم کے کسی راوی کو مجہول کہنے اور دیگر محدثین کے مجہول کہنے میں فرق ہے [۵] اس

---

[۱] فتح المغیث ص۱۹۲ [۲] میزان ج۱ ص۵ [۳] میزان' ج۱ ص۹

[۴] مقدمہ فتح الباری ص۱۲۴ ج۲ ۔ [۵] ابو حاتم مجہول سے مجہول الحال ہونا مراد لیتے ہیں اور دیگر محدثین اس سے مجہول العین ہونا مراد لیتے ہیں ۔